ادبیات

کلامِ نامی

از جناب منظور حسین صاحب نامی ۔ ایم ۔ اے

بدتر ہے موت سے مرا جینا ترے بغیر
دنیا نہیں ہے اب مری دنیا ترے بغیر

یکسوئیِ خیال کی اب لذتیں کہاں
در در بھٹک رہی ہے تمنا ترے بغیر

بے کار ہے ہر ایک پرستش جو تو نہیں
برباد ہیں کنشت و کلیسا ترے بغیر

تھی دل سے ہی کشاکشِ ناز و نیاز سب
ہوگا نہ حسن و عشق کا چرچا ترے بغیر

لاچار ہو کے بیٹھ گئیں چارہ سازیاں
ہوگا ترا مریض نہ اچھا ترے بغیر

یکبارگی زمانے کی رفتار رک گئی
بھولا ہے وقت آہ گزرنا ترے بغیر

نامی سے تیرے کیا ہو پرایوں کو واسطہ
اپنا ہوا نہ جب کوئی اپنا ترے بغیر

اتنی بھی اب تمیز کی قوت نہیں رہی
نفرت نہیں کہ ان سے محبت نہیں رہی

ہے بھی جو دل تو دل کی وہ حالت نہیں رہی
غم ہیں مگر غموں میں وہ شدت نہیں رہی

حرماں نصیبیوں نے ڈرایا ہے اس قدر
ان کے تصوروں کی بھی جرأت نہیں رہی

اب میری زندگی سے مسرت نہیں انھیں
اب زندگی میں کوئی مسرت نہیں رہی

وہ ہیں کہ چاہتے ہیں رہوں شکوہ سنجِ غم
میں ہوں کہ لب میں آہ کی طاقت نہیں رہی

احساس کی حدود سے دل ماوریٰ ہوا
یعنی مصیبت اب سے مصیبت نہیں رہی

احساسِ شادمانی و غم نامی حسن ریں
فرصت کی چیز ہے مجھے فرصت نہیں رہی